27211 ـ كيا وه رہائش كے ليے واپس كفريہ ملك چلا جائے ؟

سوال

مجھے بہت سے اہل علم نے كفار كے ممالك (امريكہ) ميں نہ رہنے كى نصيحت كى ہے، ميں عربى ہوں اور سارى عمر امريكہ ميں بسر كى ہے، اس وقت ايك اسلامى ملك ميں ملازمت كر رہا ہوں، اب ميرے ليے يہاں رہنا مشكل ہو رہا ہے (آمدن ميں كمى اور رہائش كى مشكلات ہيں) اب ميں امريكہ واپس جانے كى سوچ رہا ہوں، اس كا ايك دوسرا بنيادى سبب ميرى بيوى كى بيمارى ہے ميں وہاں ميرى بيوى كا علاج مفت ہو گا.
ميرى گزارش ہے كہ آپ مجھے قرآن و حديث كے دلائل كے ساتھ تفصيلا جواب سے نوازيں، كيا ميں مشكل ميں پڑ كر اسى ملك ميں رہوں، يا كہ امريكہ واپس پلٹ جاؤں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اصلا تو مشركوں كے مابين اور ان كے ملك ميں رہنا حرام ہى ہے، جس كے ليے اللہ تعالى نے ان ملكوں سے نكل كر اسلامى ملكوں ميں جانا آسان كيا ہو اسے يہ زيب نہيں ديتا كہ وہ بہتر اور اچھى چيز كو چھوڑ كر ادنى اور كم تر چيز اختيار كرے، ليكن اگر اس كے ليے كوئى ايسا عذر ہو جو اسے جائز كر دے تو پھر ٹھيك ہے.

ہم آپ كو بھى وہى نصيحت كرتے ہيں جو دوسروں كے ليے ہے، كہ آپ كفريہ ممالك ميں نہ رہيں، ليكن اگر آپ وہاں عارضى طور پر رہنا چاہيں مثلا علاج كے ليے جو اسلامى ملك ميں ميسر نہيں تو ايسا كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

آپ كو يہ علم ہونا چاہيے كہ جو كوئى شخص بھى كسى چيز كو اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے اللہ تعالى اسے اس كے عوض ميں اس سے بھى بہتر عطا فرماتا ہے، اور يہ كہ مشكل كے ساتھ آسانى بھى ہے، اور يہ كہ جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اور پرہيزگارى اختيار كرتا ہے اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے رزق بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اس كا وہم و گمان بھى نہيں ہوتا.

اور يہ بھى اپنے علم ميں ركھيں كہ راس المال يعنى اصل مال كى حفاظت كرنا نفع ميں خطرہ مول لينے سے بہتر ہے، اور مسلمان شخص كا راس المال تو اس كا دين ہے، لھذا اسے عارضى اور زائل ہونے والى دنيا كے بدلے اسے اپنے دين ميں كوتاہى نہيں كرنى چاہئے.

كفار كے ممالك ميں رہنے كے حكم ميں شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كا ايك تفصيلى فتوى ہے، ذيل ميں اس ميں سے كچھ حصہ ذكر كيا جاتا ہے:

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

كفار كے ممالك ميں رہنے ميں مسلمان كے ليے اس كے دين، اس كے اخلاق، اس كے سلوك، لين دين، اور آداب و تربيت كو بہت عظيم خطرہ لاحق ہے، ہم نے اور ہمارے علاوہ دوسروں نے بھى مشاہدہ كيا ہے كہ وہاں بسنے والوں كى اكثريت وہاں سے واپس پلٹى تو جو كچھ لے كر گئے تھے اس ميں سے بہت كچھ ضائع كرديا، وہ واپس پلٹے تو فاسق بن چكے تھے، اور ان ميں سے بعض اپنے دين سے مرتد ہو كر كفر كى حالت ميں واپس پلٹے، اور (اللہ كى پناہ) صرف اپنے دين كا ہى انكار نہيں بلكہ سب اديان كا انكار كرنے لگے.

حتى كہ مطلقا انكار كرنے لگے، اور دين اور دين پر چلنے والے اگلے پچھلے سب كے ساتھ استہزاء اور مذاق كرنے لگے، اور اس ليے ضرورى بلكہ يہ فرض ہو جاتا ہے كہ اس سے تحفظ اختيار كيا جائے، اور ايسى شروط وضع كى جائيں جو اس مہلك بيمارى ميں گرنے سے محفوظ ركھ سكيں.

لھذا كفريہ ممالك ميں رہنے كے ليے بنيادى طور پر دو شرطوں كا ہونا ضرورى ہے:

پہلى شرط:

وہاں رہنے والا اپنے دين كے متعلق امن ميں ہو اور اسے دين كے متعلق كوئى خطرہ لاحق نہ ہو، وہ اس طرح كہ اس كے پاس اتنا علم اور ايمان ہو، اور پختہ عزم ہو جو اسے دين پر ثابت قدم ركھے، اور دين سے انحراف اور كجى سے بچا كر ركھے، اور اس كے باطن ميں كفار كى دشمنى اور بغض چھپى ہوئى ہو جو اسے ان كى محبت اور ان سے دوستى كرنے سے دور ركھے.

كيونكہ كفار سے دوستى اور ان سے محبت كرنا ايمان كے منافى ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اللہ تعالى اور آخرت كے دن پر ايمان ركھنے والى قوم كو آپ ان سے محبت كرتے ہوئے نہيں پائيں گے جو اللہ تعالى اور اس كے رسول كے ساتھ دشمنى ركھتے ہيں، اگرچہ وہ ان كے باپ دادا، يا بيٹے، يا ان كے بھائى يا ان كا كنبہ قبيلہ ہى كيوں نہ ہو المجادلۃ (22).

اور ايك دوسرے مقام پر فرمايا:

اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ توآپس میں ایك دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو بھی ان کے ساتھ دوستی کرے گا بلا شبہ وہ انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کی قوم کو ہدایت نصیب نہیں کرتا، آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو ہمیں کوئی حادثہ نہ پیش آجائے، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالی فتح دے دے، یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے، پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر بری طرح نادم ہونے لگیں گے المائدۃ (51- 52).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جس نے کسی قوم سے محبت کی وہ انہیں میں سے ہے"

اور ایك روایت میں ہے:

" آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے اس نے محبت کی"

اور مسلمان شخص کے لیے تو اللہ تعالی کے دشمنوں کی محبت بہت زیادہ خطرناك ہے، کیونکہ ان کی محبت سے ان کی موافقت اور ان کی اتباع و پیروی لازم آتی ہے، یا پھر کم از کم ان کے سامنے انکار نہ کرنا لازم آتا ہے کہ ان کے کفر سے انہیں منع نہیں کیا جا سکتا، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو کوئی بھی کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے"

دوسری شرط:

اس کے لیے اپنے دین کا اظہار کرنا ممکن ہو، وہ اس طرح کہ بغیر کسی ممانعت کے وہ اسلامی شعائر پر عمل کر سکتا ہو، اسے نہ تو کوئی نماز کی ادائیگی سے روکے اور اگر اس کے ساتھ نماز ادا کرنے والے ہوں تو انہیں جمعہ اور جماعت کی ادائیگی سے نہ روکے، اور نہ ہی زکاۃ ادا کرنے اور روزے رکھنے اور حج کی ادائیگی سے بھی منع نہ کیا جاتا ہو، اس کے علاوہ باقی دینی شعائر بھی بجا لانا ممکن ہو.

اگر تو ان شعائر کا بجا لانا ممکن نہ ہو تو پھر اس وقت ہجرت واجب ہوجانے کی بنا پر وہاں رہنا جائز نہیں ہے....

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی وہاں رہنے والوں کی اقسام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

چوتھی قسم:

وہاں کسی خاص اور مباح ضرورت کی بنا پر رہے، مثلا تجارت، یا علاج معالجہ کے لیے، تو بقدر ضرورت وہاں رہنا

جائز ہو گا، اہل علم رحمہ اللہ نے تجارت کی بنا پر کفار کے ممالك میں داخل ہونے کا جواز بیان کیا ہے، اور اس میں انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے کئی ایك اثر بھی نقل کیے ہیں.

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی ایك اور فتوی میں کہتے ہیں:

ایك مومن شخص کا دل کس طرح راضی ہو سکتا ہے کہ وہ کفار کے ملك میں رہائش اختیار کرے، جہاں کفریہ شعائر اور علامات کا اظہار ہوتا ہو، اور اس میں غیر اللہ کا حکم نافذ ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسری کی بات تسلیم کی جاتی ہو، اور وہ اس سب کچھ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا رہے، اور اپنے کانوں سے سنتا رہے اور اس پر راضی ہو، بلکہ وہ اس ملك کی جانب منسوب بھی ہو اور اس میں اپنے اہل و عیال کو رکھے، اور وہ اس ملك پر اس طرح مطمئن ہو جس طرح ایك اسلامی ملك پر مطمئن ہوا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ جو اسے اور اس کی بیوی بچوں کو اور دینی اور اخلاقی طور پر جو خطرہ لاحق ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین فتوی نمبر (388).

آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (27211) کے جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .